دوارب ڈالر کا کالا دھن سفید ہوتا ہے

ساڑھے چھ ارب ٹن جوہری فضلہ سمندروں میں

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے تقریباً تمام بڑے بنکوں کے خلاف دنیا بھر کی حرام کی کمائی، ناجائز دولت، بدترین خباثتوں سے حاصل ہونے والے سرمائے کو پناہ گاہیں فراہم کرنے کے الزامات کے تحت قانونی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔مگر یہ سب بے فائدہ اور لاحاصل ہیں۔عالمی سرمایہ داری نظام کے سب سے بڑے اور اتنے ہی خوفناک محافظ امریکہ کو اگر انجیل کے ورق پر بیٹھی ہوئی ایسی مکھی کی مثال دی جائے کہ جس کی ٹانگیں غلاظتوں سے لتھڑی ہوئی ہیں تو غلط نہیں ہوگا۔سمگلنگ سے لے کر بردہ فروشی اور عصمت فروشی سے لے کر قتل تک کی وارداتوں کے پیچھے واضح طور پر اس نظام کی ہوس زر کارفرما ہے۔ جریدہ ''فارن پالیسی'' اور خود مغربی مالیاتی ماہرین کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس نظام کے تحت ہونے والے غیر انسانی، غیر قانونی، غیر اخلاقی کاروبار سے مجرمین سالانہ آٹھ سو ارب ڈالروں سے دو ہزار ارب ڈالروں تک کمائی کرتے ہیں اور یہ ''کالی دولت'' امریکی بنکوں کے ذریعے دُھل کر سفید دولت میں تبدیل کی جاتی ہے۔سب سے زیادہ خوفناک حقیقت یہ بیان کی گئی ہے کہ عالمی سطح پر بیشتر ملکوں میں نام نہاد جمہوریت بھی کالی دولت کی پیدا کردہ ہے۔عالمی سرمایہ داری نظام نے دنیا بھر کے ملکوں میں سیاست کو اس قدر مہنگا اور نفع بخش کاروبار بنا دیا ہے کہ جائز کمائی والا کوئی شخص بھی اس میدان میں داخل ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا چناں چہ دنیا کے بیشتر ملکوں کے انتخابی ادارے ''کالی دولت'' کی تحویل میں چلے گئے ہیں۔

امریکی جریدہ ''فارن پالیسی'' بتاتا ہے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حالیہ انقلاب نے عالمی سطح پر ناجائز کاروباروں کو بے پناہ سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔اب کرنسی نوٹوں سے بھرے ہوئے ٹرنک اور سوٹ کیس نقل و حرکت میں لانے کی ضرورت نہیں رہی اربوں کھربوں ڈالروں کو انٹرنیٹ کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ اور دوسری جگہ سے تیسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے اور کیا جا رہا ہے۔یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ، سلامتی کونسل یا امریکی

حکومت نے عراق جیسے ملکوں پر جو اقتصادی پابندی لگائی ہے اور ان کی ناکہ بندی بلکہ ناطقہ بندی کی ہے اس کے ذریعے عالمی سرمایہ داری کے پالے گئے مجرموں نے کتنا فائدہ اٹھایا ہے اس کا کچھ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ جس طرح یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ مغربی ادویات کی فروخت سے زیادہ کمائی ہوتی ہے یا ان ادویات کے استعمال سے ہونے والے جملہ اثرات (Side Effects) کا علاج زیادہ نفع بخش ہوتا ہے۔

جس طرح دوا ساز کمپنیاں یہ نہیں چاہیں گی کہ بیماریاں ختم ہو جائیں اسی طرح عالمی سرمایہ داری نظام بھی اس شاخ کو یا ان شاخوں کو نہیں کاٹ سکتا کہ جن پر اس کا بسیرا ہے۔ شاعر نے کہا ہے:

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کچھ ایسی ہی حالت عالمی سطح پر ہونے والے گھناؤنے مجرمانہ کاروبار کی ہے کہ قانون کی ہر سختی اسے پہلے سے زیادہ چمکاتی ہے اور زیادہ نفع بخش بنا دیتی ہے۔ اس نظام نے پوری دنیا میں عدم توازن کو جن انتہاؤں تک پہنچا دیا ہے وہی اس کی خودکشی کا سبب بن رہا ہے۔ دس پندرہ سال پہلے جو مغربی ماہرین عالمی اشتراکی نظام کے خلاف زہر اگل رہے تھے وہ اب اپنے سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف بھی خون تھوکنے لگے ہیں۔

کسی مہربان نے آج ٹیلی فون کرکے پوچھا ہے کہ مضر صحت فضلے کی سمگلنگ سے میری کیا مراد ہے؟ یہ مضر صحت فضلہ Toxix waste ہے۔ ''گرین پیس'' والوں نے بتایا ہے ہ۱۹۸۹ء سے پہلے کے بیس سالوں میں یہ مضر صحت بلکہ انسانی زندگیوں کے لیے مہلک حد تک خطرناک Waste 36 لاکھ ٹن کی مقدار میں برآمد کیا جاتا تھا مگر ۱۹۸۹ء کے بعد کے صرف پانچ سالوں میں یہ Toxix Waste ساڑھے چھ ارب ٹن سے زیادہ مقدار میں غریب ملکوں کے سمندروں میں انڈیلا جارہا ہے۔ غریب، پسماندہ اور ترقی پذیر ملکوں کو دھوکہ یہ دیا جاتا ہے کہ یہ مضر صحت فضلہ ری سائیکل کیا جارہا ہے۔ اندیشہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو پوری دنیا کی سمندری زندگی ختم ہو جائے گی اور بیشتر ملکوں کی آبادیوں کو بھی جان کے لالے پڑ جائیں گے۔

ایک اور صاحب پوچھتے ہیں کہ انسانی جسمانی اعضاء کی تجارت کا کیا حجم ہے؟ اس تجارت کا حجم بیان کرنا تو مشکل ہوگا مگر رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ صرف امریکہ میں ستر ہزار مریض انسانی گردوں کے عطیات کے انتظار میں ہیں جن میں سے صرف بیس ہزار مریض یہ ''عطیات'' خریدنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ صرف ہندوستان میں سالانہ دو ہزار لوگ اپنے گردے فروخت کرتے ہیں۔ [8,5,03-J/MB]